رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

المدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی — دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

بہ گام وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۲۲

شکریہ احباب

عزیز عبد القادر مظفر (اللھم اجعلہ لنا فرطاً آمین) کی خبر وفات پر اکثر احباب نے بذریعہ خطوط و تار میرے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا۔ اور تعزیت کے خطوط لکھکر مجھکو صبر و حوصلہ کی تلقین فرمائی ہے۔ میں ان سب کی قلبی ہمدردی اور مخلصانہ تسلی دہی کے لئے شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے۔ میں فرداً فرداً ان احباب کے خطوط کا جواب دینے کے بوجہ مصروفیت ناقابل ہوں اس لئے جن احباب کے خطوط کا میں جواب نہ دیسکوں وہ مجھے معذور سمجھیں گے۔

میں اپنے احباب کو یقین دلاتا ہوں کہ قادیان کے انعامات اور برکات میں سے یہ بھی بڑی برکت ہے۔ کہ انسان ایسے مواقع پر قدرتی طور پر صبر و شکیبائی کی روح کو اترتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور میں نے اس سکینت کو محسوس کیا۔ میرے دوست جو قادیان میں ہیں انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے نوازا اور میرے محزون قلب کو مطمئن بنا دیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں اکیلا راور اپنے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے ابتلاؤں سے سب کو محفوظ رکھے۔ اور اگر اس کے علم میں مقدر ہوں تو وہ ابتلا اصطفا کا ذریعہ ہوں اور اللہ تعالیٰ صبر و سکینت روزی کرے۔ آمین۔ خاکسار عرفانی

خاص نمبر کی کاپیاں ابھی باقی ہیں

جیسا کہ پچھلی اشاعت میں ذکر کیا گیا ہے۔ خاص نمبر کی ایک ہزار کاپی ابھی قابل فروخت موجود ہے۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس نمبر کی اشاعت میں دو سو کے قریب روپیہ دفتر الحکم کو اپنی جیب سے دینا پڑا ہے۔ اگر یہ ایک ہزار کاپی فروخت ہو جاوے۔ تب بھی پچاس روپیہ کی کمی رہجاتی ہے۔

اس لئے میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اخبار الحکم جو پہلے ہی زیر بار ہو رہا ہے۔ اسے مزید نقصان سے بچائیں سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ بعض دوستوں نے آرڈر دیکر وی پی واپس کر دیا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ ان کے ناموں کی تشہیر کروں۔ مگر انہیں خود اپنے اس فعل پر غور کرنا چاہیئے۔

جدید معاونین میں حضرت نواب محمد علیخاں صاحب کا نام نامی اضافہ کرتا ہوں۔ آپ نے میری تحریک پر ایک سو پرچہ کی خریداری منظور فرما کر قیمت ادا کر دی ہے۔

کلکتہ کے احباب میں سے صادق برادرزادہ محمد صدیق نے بھی خریداری کر کے حوصلہ افزائی کی ہے۔ میاں محمد صدیق صاحب نے ایک سو کاپی خرید کی ہے اسی سلسلہ میں ایک غلطی کا ازالہ ضروری ہے۔ فہرست معاونین میں امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ کا نام لکھا گیا ہے۔ دراصل تمام جماعت احمدیہ نوشہرہ نے خریداری میں حصہ لیا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے پچاس کاپیاں خرید فرمائی ہیں۔ اور بورڈران مدرسہ تعلیم الاسلام نے بھی پچاس کاپیاں خرید کی ہیں۔ میں ان سب دوستوں کا شکر گذار ہوں۔

خاص نمبر مفت!!

خاص نمبر کی کچھ کاپیاں جو بعض احباب نے خرید کی ہیں۔ مفت تقسیم کے لئے دفتر الحکم میں موجود ہیں۔ یہ صرف ان دوستوں کو مل سکتی ہیں۔ جو انہیں غیر احمدی تعلیم یافتہ اور سلیم الفطرت لوگوں میں تقسیم کریں۔ جو صاحب چاہتے ہوں۔ وہ آدھ آنے کا ٹکٹ بھیجدیں ایک کاپی ان کو بھیجدی جاویگی۔ خاکسار عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر و پبلشر نے چھاپکر تراب منزل قادیان سے شائع کیا)

مصری چٹھی

مصر میں دارالکتب احمدیہ کا قیام

قادیان میں ایک عظیم الشان نشان

مجاہد مصر کے قلم سے

میری علالت اور صحت

الحکم میں میری علالت کی خبر طبع ہوئی۔ جس کی وجہ سے کئی بزرگ احباب کو تکلیف ہوئی۔ اور انہوں نے اپنی دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد فرمائی۔ میرا بیمار ہونا ان بشری تقاضوں کی وجہ سے تھا۔ جو ہر انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے انسان صحت اور بیماری کے ساتھ جنگ کرتا رہا ہے۔ اور کرتا رہیگا۔ تاہم میری بیماری اس لحاظ سے کہ میں عزیز و اقارب سے دور تھا۔ طبعاً میرے لئے اور میرے اقارب کے لئے بہت شاق مرحلہ تھا۔

لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں۔ یہ بیماری میرے لئے صحت کی نسبت زیادہ عزیز تھی۔ اس لئے کہ صحت کی حالت میں جبکہ میں تندرست تھا ہر محب کے قلب میں ایک نامعلوم چیز کی طرح پڑا ہوا تھا۔ لیکن میں نے اپنی بیماری میں اپنے آپ کو ان کے قلوب میں بہت واضح طور پر موجود پایا۔ اور ان کی دعاؤں نے مجھکو خدا کی گود میں لا ڈالا جس نے میرے غم و حزن دور کرکے مجھکو شفا عطا کی۔ اور وہ سب کی طرف سے میرا نگہبان ہوا۔ وهو نعم الوکیل

میں بیمار ہوا لیکن یہ بیماری بہت سی دعاؤں کی جاذب بنی۔ خصوصاً اس ہستی کی دعاؤں کو اس نے میرے لئے جذب کیا۔ جو اس وقت روئے زمین پر اپنی شان کی اکیلی ہستی ہے۔ اور جسکو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے

سو جن احباب نے میری بیماری میں میرے لئے دعائیں کیں یا جنہوں نے میرے پاس یا میرے والد کے پاس خطوط روانہ کئے میں ان سب کیلئے خدا سے یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے خدایا تو جو اپنے بندوں کی آواز کو سنتا ہے۔ میری کمزور آواز کو سن۔ میں تیرے ان بندوں کو جنہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کی۔ کوئی بدلہ نہیں دے سکتا۔ پس تو اپنے ان بندوں کی جزا خود ہو۔ اور جسطرح انہوں نے اپنی دعاؤں سے میری مدد کی تو ان کی مدد فرما۔ اور اپنا قرب ان کو عطا فرما۔ تا وہ تیری صفات کو اور جذب کریں۔ اور تیرے بندوں پر انہی صفات کا انعکاس کریں۔ آمین۔

الحکم کے کالموں میں میری غیر حاضری اور دل کی حالت

میں بیکاری کی وجہ سے اور دیگر عوارضات کے پیدا ہو جانے سے کئی ہفتوں سے الحکم کے کالموں میں کچھ نہ لکھ سکا۔ جس کا مجھکو ازحد افسوس ہے۔

میرا دل اپنی جماعت کی ہر رنگ میں خدمت کرنے کے لئے تڑپ رہا اور میں چاہتا ہوں کہ اپنے زمیندار احباب کے لئے ان نئی تحقیقاتوں کو شائع کردوں۔ جو اس وقت یورپ کے ملک کر رہے ہیں۔ اور جنہوں نے انسانی کام کو بہت آسان کر دیا ہے۔ اور محنت کی جزا بھی زیادہ رکھ دی ہے۔ کھیتی آسان کردی۔ بونا آسان کر دیا۔ کاٹنا آسان کر دیا۔

میں چاہتا ہوں کہ طالبعلموں کے لئے بھی بہت کچھ لکھوں۔ اور ان کو ان نئی تحقیقاتوں سے مطلع کردوں جو کہ یورپ کے لوگ اس وقت کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے حصول علم کے ذرائع آسان کر دئے ہیں۔

میرے دل میں جوش آتا ہے کہ میں تجار کے لئے بھی گاہ بگاہ لکھوں۔ تاکہ تجارت جو کہ آج ایک علم اور علم بھی ایک بہترین علم ہو رہا ہے۔ اس سے علمی طور پر فائدہ اٹھائیں۔

پھر میں چاہتا ہوں کہ علم النفس کے متعلق بہت کچھ لکھوں۔ تاکہ ہم اپنے بچوں کی پرورش کے مضمون کو جان سکیں۔ آج علم التربیہ ایک بہت بڑا اہم علم ہو گیا ہے۔ مگر فداہ امی و ابی رسول اللہ نے تیرہ سو سال قبل ایک فقرہ میں ساری علم التربیت کا راز بیان فرما دیا۔ کہ انسان فطرۃ پر پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے والدین اسکو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔

اور قرآن حکیم نے اس سے بھی زیادہ مختصر طور پر فرما دیا۔ "قوا انفسکم و اھلیکم ناراً"

میں نے جوں جوں علم التربیہ اور علم النفس کی کتب کو پڑھا مجھ پر یہی راز کھلا کہ اسلام نے سارے علم التربیہ کو ایک کلمہ میں بند کر دیا ہے۔

ہمارے بچے جو بنتے ہیں۔ اس کا سبب بچے نہیں بلکہ ہم ہیں۔ ہمارے بچے آوارہ اور خراب ہو جاتے ہیں۔ اس کا باعث وہ نہیں بلکہ ہم ہیں۔ کیونکہ ہم نے ان کی تربیت نہیں کی۔ اور ان ذمہ واریوں سے غافل ہو گئے جو خدا نے مسلم کے کندھے پر اولاد کے متعلق رکھیں یہ ایک اہم مضمون ہے۔ جسکو میں کسی دوسرے وقت کے لئے چھوڑتا ہوں۔ مگر اس قدر کہتا ہوں کہ شادی سے بھی پہلے ہمکو اولاد کی تربیت کا مسئلہ آنا چاہیئے۔

ہندوستان کی جہالت نے ہم کو اس حد تک نقصان پہنچایا ہے کہ ایک نالائق باپ اپنے بچے سے اس لئے پیار نہیں کرتا اور اس لئے اپنے لخت جگر کو نہیں بلاتا اور اس لئے اسکو برے کام سے نہیں روکتا کہ لوگ کیا کہیں گے؟ اس لاپرواہی کا نتیجہ اس جہالت کا نتیجہ قتل اولاد سے کم نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ پس ہم ہی وہ مصیبت زدہ لوگ ہیں۔ جو یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ ہم اپنی اولاد کی پرورش کیسے کریں۔ جو یہ بھی نہیں جانتے کہ ہم آج دنیا میں کما کر کیسے کھائیں۔

ہم اپنے اعمال میں ان انسانوں کے زیادہ قریب ہیں جو آج سے ہزاروں سال پیچھے گذرے۔ باوجود اس کے آج ہمت استقلال عزم وہ نہیں رہا۔ مگر آج بھی ہم ان آلات کو اپنے ضرورت زندگی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جو کام بہت کم کرتے تھے اور وقت بہت ضائع کرتے تھے

پس میرا دل الحکم کے کالموں کو بہت وسیع دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ الحکم قوم کا ایک بہترین خدمتگار پرچہ ہو۔ میرا اس سے یہ منشاء نہیں کہ میں الحکم کی پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی کا متمنی ہوں۔ الحکم کی پالیسی وہی پالیسی ہے۔ اور وہی پالیسی رہیگی جو کہ الحکم کے کموئٹس نے الحکم کے لئے تجویز کی۔ اور جس پر وہ کہنہ قلم اس وقت تک چل رہی ہے۔ مگر میرا منشاء یہ ہے کہ اس کے ساتھ ہی میں الحکم کو ہر رنگ میں سلسلہ کا خدمتگار دیکھنے کا متمنی ہوں۔ مگر افسوس الحکم کا اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکنا ایک حوصلہ شکن مسئلہ ضرور ہے۔

ایڈیٹر الحکم نے الحکم کے لئے جو کچھ کیا اور اس نے اس کے قیام کے لئے جن قربانیوں کو کیا وہ ایڈیٹر الحکم کے خاندان میں ہی نہیں۔ بلکہ جب تک زندہ جماعت کی تاریخ رہیگی اس وقت تک فخر کے ساتھ بیان کی جائیگی۔ ایڈیٹر الحکم کبھی الحکم کو ذریعہ معاش نہیں جانتا۔ اور نہ اس نے اپنی اولاد کو یہ سکھایا کہ تم اسکو ذریعہ معاش جاننا۔ اس نے الحکم کو خدمت سلسلہ کے لئے جاری کیا اور جاری رکھا۔ اور جب تک انسانی کوششیں چل سکتی ہیں اور خدا کا فضل دامنگیر ہوگا وہ چلے گا۔ اور چلایا جائیگا

لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اس وقت تک جس قدر اپیلیں خلفاء سلسلہ نے الحکم کے لئے کی ہیں اگر ان میں سے ایک پر بھی توجہ کی جاتی تو بیشک الحکم مسیح موعود کے زمانے کی یادگار سلسلہ کا پہلا اخبار جس نے خالدی تلوار کی طرح سے اس زمانہ کے رسول اور نبی کے دشمنوں کے منہ توڑ دیئے۔ یقیناً آج بھی اپنی خدمات کے لحاظ سے وہ سب سے آگے نظر آتا۔

مگر ہر ڈاک جو قادیان سے آتی ہے۔ وہ الحکم کی مالی کمزوری کی مسلسل تاریخ کو بھی بیان کرنے والی ہوتی ہے۔

کئی دفعہ میرے دل میں آیا کہ میں ان قربانیوں کو قوم کے سامنے لاؤں۔ جو کہ الحکم کے احیاء کے لئے مدیر الحکم نے کیں جو کہ رلا دینے والے واقعات دل کو ہلا دینے والے اور پتھر سے پتھر دلوں کو موم کرنے والے امور پر مبنی ہیں۔

مگر پھر مجھکو اس خیال نے روک دیا۔ کہ مدیر الحکم میرا شفیق باپ ہے۔ اس لئے مبادا اسکو کسی اور رنگ میں نہ سمجھا جائے۔

پس میں بغیر کسی واقعہ کے بیان کرنے کے یہ عرض کرتا ہوں

ان اپیلوں کو پڑھو۔ جو ہر سال خلیفہ ثانی نے الحکم کے لئے کیں۔ اور پھر دیکھو سوچو کہ کیا خلیفہ اس اخبار کو زندہ رکھنے کی خواہش اپنے اندر رکھتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح کا منشاء مسیح موعودؑ کے عہد کی یادگار کو دنیا میں باقی رکھنے کا ہے۔ تو جو کبھی اپنے منشاء کو اس زمانے کے مصلح انسان کے منشاء سے ملا ئیگا۔ بیشک وہ خدا کے فضلوں کا جاذب ہو گا۔ ورنہ یاد رکھو جس خدا نے اس خلیفہ کو دشمنوں کی گردن کو توڑ کر خلیفہ بنایا۔ اور اپنی قدرتوں کا اظہار کیا۔ وہ اس کے ہر منشاء کو ملائکہ کے ذریعہ سے پورا فرمائیگا۔ مگر افسوس ہو گا اس پر جو کہ اس راہ میں اس کے ساتھ نہ نکلا۔

اس قدر لکھنے کے بعد میں خدا کے فضل پر بھروسہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ایسے مضامین کو پبلک میں لانے کی ممکن سے ممکن کوشش کرونگا۔ جو کہ جماعت کے مختلف طبقوں کیلئے مفید ہو سکیں۔ وَاللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ

شکریہ

مصر میں احمدیہ دارالکتب کا قیام

میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں جو متصرف القلوب اور یفعل ما یشاء ہے

میں نے گذشتہ مدت میں متعدد بار مصر میں احمدیہ دارالکتب کے قیام کی تجاویز الحکم کے ذریعہ اور محترم الفضل کے ذریعہ شائع کیں۔ مگر ابتدائی طور پر میں نے ان تحریکوں کا کوئی نتیجہ نہ پایا۔ کوئی متنفس ایسا نہ نکلا جس نے میری اس تجویز پر توجہ کی نگاہ ڈالی ہو۔ لیکن میں نے یہ عزم کر لیا کہ میں ضرور اس تحریک کو جاری رکھونگا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عزم کی مجھکو توفیق دی۔

پس سب حمد اس کو ہے۔ جو افکار کو پیدا کرتا ہے۔ اور افکار کو قائم رکھتا ہے۔ اور باوجود ناکامی کے استقلال قلب کو عطا فرماتا ہے۔

بیشک وہی سب حمدوں کا منبع ہے۔ اسی نے ہمکو سیدھے راستہ پر ڈالا مسیح موعودؑ عطا فرمایا۔ اور آج جبکہ دنیا نقلی خلافت کے لئے چلا رہی ہے۔ اس نے حقیقی خلافت ہمکو دیکر ہمارے قلوب کو مطمئن کر دیا۔

ہم میں استقلال یا عزم جو کچھ بھی اچھی صفات پیدا ہو رہی ہیں۔ یہ اس طاقت کا عکس ہیں۔ جو کہ خلیفہ کے اندر آسمانی تجلیوں سے پیدا ہو رہی ہے۔ اور چمک رہی ہے۔

پس خدا کے بعد آج انسانوں میں سب سے پہلے اس کا شکریہ ہے۔ جس نے اپنے اچھے نمونہ سے اپنی پاکیزہ تربیت اپنی قوت قدسی سے ہمارے قلوب کو اچھی باتوں کی طرف پھیرا اور اپنا عکس ہم پر ڈالا۔ یہ ہستی کسی بھی احمدی سے اس وقت پوشیدہ نہیں۔

اس ہستی کا نام محمود ہے جو کہ خود خدا نے اس کے لئے تجویز کیا

بہرحال میں نے اس تحریک کو جاری رکھا ہے۔ اس لائن میں سب سے پہلے میری مدد میرے والد بزرگوار نے کی۔ اور پھر اس دارالکتب کے لئے برادر عزیز سید ابوبکر یوسف صاحب نے کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس کے بعد حضرت مخدوم مکرم سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب نے الحکم میں میری تحریک دیکھکر مجھکو کتب روانہ فرمائیں۔ اور مکرم سیٹھ اللہ دین صاحب کی طرف سے بھی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

اور ادھر قادیان میں برادرم مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل و فارغ التحصیل مدرسہ نے میری مدد کا عزم بالجزم کیا۔ اور اس کے ساتھ مخدومی مکرمی مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔ جنکو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفہ اعظم کی سکرٹریت کا فخر عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے میری حوصلہ افزائی کی۔ آج میرے پاس یہ اطلاع موصول ہوتی ہے۔ دارالکتب کے لئے بہت سے دوستوں نے اپنی کتب کی قربانی فرمائی ہے

بارک اللہ فیھم و فی اعمالھم

کتب کے پہونچ جانے پر کتب کی فہرست اور جمیع اسماء وقف کنندگان شائع کر دیجائینگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ میرے لئے یہ امر کوئی کم خوشی کا باعث نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری آواز کو احباب کے دلوں میں ڈالا اور انہوں نے اسکو سنکر قبول کیا۔

پس میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے صدقہ جاریہ کیا۔ اور مصر کی ایک ضرورت کو پورا کر کے مصر کے مشن کو مکمل کرنے کی طرف قدم اٹھایا۔

ابھی اس لائن میں بہت کچھ کتابوں کی ضرورت ہوگی۔ امید ہے کہ وہ احباب جنہوں نے اس وقت تک توجہ نہیں کی۔ وہ بھی کوئی کتاب ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

پس مجھکو یقین ہے کہ انشاء اللہ اب دارالکتب قاہرہ قائم ہو جائیگا۔ اور یہ اس کی پہلی بنیاد ہے۔ اب اسپر بنانے والے جسقدر چاہینگے عمارتیں بنائینگے۔

میرا سر خدا کے حضور جھک جاتا ہے۔ جبکہ میں اس کے ان فضلوں کو دیکھتا ہوں جو اس نے مجھ جیسے غریب کمزور ضعیف الشان پر فرمائے۔

پس یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قاہرہ میں رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ یا اپریل ۱۹۲۴ء میں احمدیہ دارالکتب کی بنیاد رکھی گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جن احباب نے کتاب سے مدد فرمائی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ان کے مالوں اور ان کی کتب میں انکی عمر میں ان کی ہر چیز میں برکت ڈالے۔ آمین۔ ثم آمین۔

ایک عظیم الشان نشان

قادیان میں پہاڑی فتنہ!

انجمن احمدیہ مصر کا غداروں کے متعلق نفرت کا ریزولیوشن

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کی عظمت اور اپنے مسیح کی شوکت کو بتانے کیلئے پھر ایک نشان ارض دارالامان میں ظاہر کیا۔

اگرچہ ایک رنگ میں یہ نشان اس نشان سے بالکل ملتا ہوا تھا جو کہ ۱۹۱۴ء میں باغیان خلافت عظمیٰ کے اخراج قادیان سے ظاہر ہوا یعنی ۱۹۲۴ء میں پھر کچھ باغیان خلافت پیدا ہوئے۔ اور ان کا اخراج پورے دس سال کے بعد اسی طرح نشان آمیز رنگ میں ظاہر ہوا۔ لیکن ان میں کسی قدر تفصیلی فرق ہے۔ اور پھر اس فرق میں بھی ایک قسم کا لگاؤ ہے۔

پہلا نشان مارچ اور اپریل ۱۹۱۴ء کے درمیان نہایت جلالی رنگ میں ظاہر ہوا۔ خلیفہ اولؓ فوت ہو گئے قوم نہایت دشوار گزار مرحلوں سے گزر رہی تھی۔

وہ لوگ جو ارباب حل و عقد جانے جاتے تھے مسیح موعودؑ کے بوستان کو اجاڑنے کے لئے بڑے بڑے تیر کلہاڑے لیکر کھڑے ہو گئے۔ خلافت کی دشمنی میں اندھا دھند انہوں نے اپنے گھوڑے دوڑائے۔ وہ اس وقت بڑے تھے۔ اور بڑے کہلاتے تھے۔ خدا کے موعود کی زمین میں وہی کلید بردار تھے۔ اور وہی قوم کی تربیت کے لئے اس وقت مامور سمجھے جاتے تھے۔ اور انہی کے ہاتھ میں غریب قوم کی ساری آمدنی تھی۔ مگر انہوں نے اس گھر کو خود ہی لوٹ لینا چاہا۔ اس کے محلات کو اجاڑ دینے کی کوشش کی۔ اور غداری سے اپنے آپ کو مسیح موعودؑ کے ساتھ منسوب کرتے رہے۔ انہوں نے مسیح موعودؑ کے لخت جگر سے وہ سلوک کیا۔ جو کہ یزیدی فوج نے رسول اللہؐ کے لخت جگر سے کیا۔ انہوں نے قادیان کے اسوقت مالک شخص سے ویسی غداری کی۔ جیسے کہ سکھوں کے زمانے میں قادیان کے چاروں دروازوں کے مشترک چابی بردار نے غداری کر کے اس خاندان کے اجداد قتل کرانے کی کوشش کی۔ بالکل ویسی ہی اور یقیناً ویسی ہی یہ کوشش تھی جو کہ اس وقت عمائدین فتنہ نے کی۔ وہ ہر رنگ کی دھمکیاں ہم کو دیتے تھے۔ اور خدا کی غریب جماعت کو ڈراتے تھے۔ مگر آخر مارچ اور اپریل کے دنوں میں فتنہ شروع ہو کر انجام کو پہنچ گیا۔ اور وہ جو کہ اپنے آپ کو ہر چیز کے مالک تصور کرتے تھے۔ اپنی روحانی اخلاقی اور علمی ادبی موت کے ساتھ اپنے جنازوں کو قادیان سے لے گئے۔ کہا جا سکتا ہے کہ میں نے ان کو جنازے لکھا۔ میں کہتا ہوں صحافت کی آزادی۔ اگر ضمیر کی آزادی کے ساتھ ساتھ چلے تو میں صرف یہیں تک بس نہ کرتا۔ اور ان کی حقیقت ان الفاظ سے ظاہر کرتا جو کہ حقیقی طور پر ان کے سچے فوٹو کو ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ مردہ تھے۔ جس دن وہ قادیان سے نکلے ان کی روحیں پرواز کر چکی تھیں۔ امن کی زندگی ان سے دور ہو چکی تھی۔ خدا کے نبی کی زمین سے وہ بولتی جاگتی لاشوں کو بکسوں اور گٹھڑوں میں ڈالکر لے گئے۔

انہوں نے حیرت سے خزانوں کی چابیاں رکھ دیں انہوں نے مکتبوں کی آوازیں چھوڑ دیں۔ قلم گر گئیں۔ ہاتھ ٹھنڈے ہو گئے۔ فضاء میں اب ان کے قہقہے سنائی نہیں دیتے۔ قوم کو جوتے مارنے کی دھمکیاں اب نہیں مل سکتی تھیں۔ کیا انقلاب تھا جس نے دیکھا وہی اس لذت اور سرور کو حاصل کر سکتا ہے۔

اور ساتھ ہی اس خلافت راشدہ حقہ کے تمکین کو دیکھنے کے بعد وہی انکار کر سکتا ہے جسکی روح کو جذام اور جس کے قلب کو کوڑھ کی مرض ہوگی۔ اور اب اپنی بدبو کو

انتشار کی وجہ سے کسی عمدہ چیز کے جاننے اور قریب لانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ورنہ لاشک اگر ساری دنیا بھی راستبازی کو چھوڑ دے تو سلیم الفطرت اس معجزے کو دیکھنے کے بعد کبھی خلافت کا دشمن نہیں ہو سکتا۔

یہ نشان اس وقت ظاہر ہوا جبکہ خلافت کی ردا ء خدا کے محمود کو دی جا رہی تھی۔

اس وقت زمین کانپی آسمان تھرا اٹھا۔ زلزلے اور عذاب آئے۔ جنگ عظیم چھڑ گئی۔ روس تباہ کر دیا گیا بہت سی سلطنتیں مٹا دی گئیں۔ خود ارض محترم میں پیدا ہونے والے غدار اپنی ہلاکت کو آنکھوں سے دیکھتے ہوئے حسرت کیساتھ قادیان سے نکل گئے۔ اور خدا کا محمود خلیفہ ہو گیا۔ جلال کے ساتھ جمال کے ساتھ شوکت کے ساتھ رفعت کے ساتھ الغرض خدا کی قدرتوں سے وہ خلیفہ ہوا۔ دس سال میں دنیا نے بہت کچھ پلٹے کھائے۔ یہ ایک لمبی داستان الحکم مختصر اور چند صفحے اس داستان کو اپنے اندر دو تین اشاعتوں میں بھی نہیں لے سکے۔ اس لئے اس کو چھوڑ کر آگے چلتا ہوں۔

پھر وہی سال آیا۔ پھر مارچ اور اپریل آنمودار ہوا۔ اس وقت دنیا میں ایک اور تلاطم تھا۔ دنیا نے ایک مصنوعی خلیفہ کو کھڑا کیا۔ اور اس کے نام سے دنیا میں فساد کئے جانے لگے۔ اور اس غریب اور بیکس شخص کو پکڑ کر گندہ قربانی کا بکرا تجویز کیا گیا۔ بار بار اسکو خلافت راشدہ کے سامنے لایا گیا۔ اور اس کی پوزیشن کو ایک بت بنا کر ایک سجدہ کیا گیا۔

پس آسمان اس سے پھر کانپ اٹھا۔ اور زمین تھر گئی۔ مصنوعی خلافت ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی۔ اور افسوس آج اس انسان کے لئے جسکو اپنی خواہشات کا لوگوں نے آلہ بنایا تھا۔ آج سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

اس خلافت کو مٹا دیا گیا۔ پامال کر دیا گیا۔ اور بتلا دیا گیا کہ اب دنیا میں کوئی خلیفہ نہیں۔ مگر وہ جس کا نام اس نے محمود رکھا۔

کہتے ہیں کہ مسلمان چالیس کروڑ ہیں۔ میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے کہتا ہوں۔ کہ مسلمان تو چالیس لاکھ بھی نہیں ہیں۔ ہاں چالیس کروڑ اسلامی نام بیشک شمار کئے جا سکتے ہیں۔ اور تم اس سے بھی بڑھکر آج جبکہ یہ ظاہر ہو چکا ہے۔ درختوں میں روح ہے۔ اور وہ ذی روح ہیں۔ تم اپنے باغوں کے درختوں کے اسلامی نام رکھکر اپنی تعداد کو اور بھی زیادہ کر سکتے اگر اس سے تمہارے دل خوشی اور مسرت حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ اور اگر ان درختوں کے اسلامی ناموں سے تم خوش نہیں ہو سکتے۔ تو ان کروڑوں کروڑ ذی روحوں کو جو کہ اسلام کے مفہوم کے جاننے سے بھی قاصر ہیں۔ کیسے مسلمان جانکر خوش ہو گئے ہو۔ میں اور طرف چلا گیا۔ کہتے ہیں کہ دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان ہیں کیا یہ حیرت اور تعجب کا مقام نہیں کہ اتنی بڑی جماعت دنیا میں موجود ہے۔ اور آج اس کا رئیس نہیں۔ آج ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ ان جانوروں کے ریوڑ سے بھی بدتر ہیں۔ جن کے آگے ایک چوپایہ چلتا ہے۔ اور وہ اس کے پیچھے شہد کی مکھیاں زمین کی عاجز کیڑیاں ان مغرور ہستیوں سے بدرجہا اولیٰ ہیں۔ جن کا نظام ہے اور ان قد آور ہستیوں کا کوئی نظام نہیں۔ یا للعجب

اور اسی پر بس نہیں جنگل کے درندے آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں چوستے ایک دوسرے کے گوشت سے اپنا منہ گندہ نہیں کرتے۔ لیکن افسوس آج انسان کہلانے والے مسلمان کہلانے والے علم کے وارث دین کے مدعی۔ علماء سوء انسانوں کا کچا گوشت چباتے ہیں۔ اور ان کے ماتھے پر بل تک نہیں پڑتا۔ اور اپنے بچوں کو بداخلاقی اور بدگوئی کی عادت ڈالتے ہیں۔ اور شرم نہیں کرتے۔

سوچو اور فیصلہ کرو۔ کون اچھا ہے۔ جنگل کا بھیڑیا اور شور زمین کا سانپ۔ یا وہ ساڑھے چھ فٹ کا لمبا چوڑا انسان جس نے ساری عمر تحصیل علم میں ضائع کر کے اپنے اخلاق سے بے بہرہ رہا۔ اور دنیا کے سامنے گندہ نمونہ پیش کیا۔

مجھکو دنیا کے علماء بتلائیں کہ وہ خلافت کیلئے کیا کر رہے ہیں۔ اور جبکہ انہوں نے خلافت کو اس طرح سے مٹتے ہوئے اور ذلیل ہوتے دیکھا۔ کیا یہ خیانت نہیں۔ کیا یہ غداری نہیں۔ کہ اسکو اپنی آنکھوں کے سامنے تباہ دیکھکر اف تک نہ کی۔ اور ان کی آنکھ نے آنسو کا قطرہ نہ بہایا۔ حالانکہ اس سے پیشتر یہ اس خلافت کا نام لیکر چیخ رہے تھے۔

پس خدا تعالیٰ نے اس جعلی خلافت کو مٹا دیا اور اس کے ساتھ ہی ان کے تائید کرنے والوں کی عقلوں کو بھی مسخ کر دیا۔

صم بکم عمی فھم لا یرجعون

پس دنیا میں کوئی خلیفہ نہ رہا۔ مگر وہ جس کا نام خدا نے محمود رکھا۔ **محمود دس سال کے بعد پھر ایک دفعہ چمکا اور اس کے نور نے ظلمتیں چاک کر دیں۔ اور تمام نقلی اور مصنوعی خلیفے بھاگ گئے۔**

اب جبکہ حقیقی خلافت پورے جلال سے ظاہر ہوئی تو قادیان میں پہلے کی طرح سے ایک نشان ا ظاہر ہوا۔ پھر قادیان میں ایک غداروں کی جماعت پیدا ہو گئی۔ نفاق کے پودے لگائے گئے۔ اور دوسری دفعہ چاہا گیا حقیقی خلافت کو اکھاڑ دیا جائے۔ وہ اس تیری نشان کو بھول چکے تھے۔ جو دس سال قبل اس سال اور اس مہینہ میں اس زمین میں ظاہر ہو چکا تھا۔ انہوں نے پسند کیا کہ وہ تاریکی میں پرورش پائیں۔ کیونکہ طاعون کے جرم اندھیری راتوں میں پرورش پاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جائے پناہ دھوبیوں کی بھٹیوں میں تجویز کی۔ جہاں چوکیدار کا گذر نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے گرم بھٹی میں یا آگ ہوتی ہے اور ٹھنڈی میں کتوں کا بسیرا۔ اس کے سوا کبھی انسان کا مسکن بھٹی نہیں بنا۔

پس انہوں نے اپنی شروع تبلیغ کے بھٹ تجویز کئے جہاں شریف انسان کا گذر نہیں ہوتا۔

ابناء ظلمت کا محاورہ بہت دفعہ استعمال کیا اور میں نے دیکھا۔ مگر ظلمت کے اندر تربیت پانے والے انسان اس وضاحت سے کبھی نظر نہ آئے تھے۔ آہ کس قدر تاریکی سے محبت۔ بیوی محرم راز کو طرح طرح کی دل آویز باتوں کے ساتھ اس ظلمت کا پیالہ پلایا جاتا ہے۔ اور اس کا اخفاء اس سے بھی زیادہ کیا جاتا ہے۔ جس طرح ایک شریف زادی اپنے گندے خون آلود کپڑوں کا اخفاء کرتی ہے۔ اس کا نام دین رکھا جاتا ہے۔ اور اس کو نجاست سے زیادہ تاریک جگہوں میں رکھا گیا۔ ان کے دل اندر سے ڈرتے تھے۔ اور سینے دھڑکتے تھے۔ پہلا فتنہ تو کھلا تھا۔ مگر یہ دوسرا فتنہ مار آستین کی طرح سے ظاہر ہوا جس نے کہ نہایت احتیاط سے ہمارے گھر میں داخل ہو کر ہمارے بستر پر لیٹ کر ہمکو اپنے زہر سے بھرے ہوئے نشتروں سے ہلاک کرنا چاہا۔ پس یقیناً یہ فتنہ پہلے فتنہ سے بڑا تھا۔ لیکن ابھی ان زہریلے کیڑوں کی پرورش دھوبی خانے کی بھٹیوں تک محدود تھی۔ اور اس کا اثر بعض عجب اور کبر کے مست شدہ انسانوں تک ہی پہنچا تھا۔ جو کہ اپنے خیالات کی مستی کو روک نہ سکے۔ اور آخر ایک دن کہدیا۔ ؎

تجھکو کون جانتا ہے شہاب
تو نہ تینوں میں ہے نہ تیرھوں میں

پس خدا نے اس کی اس خواہش کو سن لیا۔ اور ملائکہ نے آمین کہی۔ مگر کاش وہ اس خواہش سے پہلے مر جاتا۔ کیونکہ اس کو خدا نے اب تینوں میں سے ایک کر دیا جو دس سال بعد خدا کی ہیکل کو گرانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے چاہا کہ جس جگہ خدا کا نام لیا جاتا ہے اس کو ڈھا دیا جائے۔

افسوس وہ تینوں میں ہوا۔ مگر خدا کے دشمنوں میں جو تین تھے۔ انہوں نے اپنے ارادے ان لوگوں پر ظاہر کئے جن کے پاس بیٹھنے سے گھن آئی تھی۔ اور ایک شریف روح چلا اٹھتی تھی۔ کہ مجھکو ان سے دور کرو۔ انہوں نے اپنے ارادے بعض بچوں کے سامنے ظاہر کئے۔ جن کو جانتے تھے کہ وہ کمزور ہیں۔ اور ان پر یہ گندہ جادو چل سکیگا۔ وہ راتوں کو مجلس کرتے رہے۔ اس لئے کہ دن ان کے لئے تیرہ و تار تھا۔ مگر خدا نے اپنی ہیکل کو محفوظ رکھا۔ اس نے اپنا نام بلند کیا۔ اور اس نے خلافت کی شان ظاہر کی۔ اور مجرم قبل اس کے کہ بے گناہ روحوں کے قتل سے اچھی طرح ہاتھ رنگ لیتے پکڑے گئے۔

اسی طرح سے خدا نے بتلا دیا کہ قادیان کی زمین جنگل کے جنگلی درختوں کے لئے نہیں۔ بلکہ جیسے بعض

خاص درخت بعض خاص زمینوں میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح قادیان کی زمین میں کوئی زہریلا درخت بردار نہیں ہو سکتا یہ زمین وحشی جانوروں کا بسیرا نہیں۔ اسی زمین کو خدا نے طاعون کے کیڑوں سے نجات دی ہے۔ کہ وہ جار دب کشی نہیں کرینگے۔ پس کوئی انسان جو طاعونی کیڑوں کی خصلت لیکر اسی طرح سے اندھیری کوٹھریوں میں پرورش پائے۔ اس کے لئے یہ زمین موزوں نہیں ہے۔

یہ لوگ پہلوں کی طرح کاروبار کے حامل تھے۔ لیکن ہر ایک ذمہ داری کے حامل نہ تھے۔ یہ ضعیف تھے۔ اس لئے خفیہ ظاہر ہوئے۔ وہ ثقیل تھے۔ اور چھپ نہ سکے۔ لیکن خدا نے اپنے خلیفہ پر سب کچھ کھول دیا۔ اور خلیفہ اپنی قوم کو موسیٰ کی طرح بچا کر لیگیا۔

فلیحیی امیر المومنین۔ فلیحیی خلیفۃ المسلمین اور یہ مجرموں کی طرح پکڑے گئے۔ اور خدا تعالےٰ نے انکو نہایت ذلیل کر کے قادیان کی مقدس زمین سے نکال دیا۔ اللہ اکبر اور اس طرح سے دوسری دفعہ خدا تعالےٰ نے اپنے خلیفہ کی مدد کی۔ اور یہ لوگ اپنی اخلاقی اور روحانی موت کے بعد پہلوں کے ساتھ جا ملے۔ انہوں نے ہمارے امام کو مانکر نہ صرف مسیح موعودؑ ہی سے منہ پھیرا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی منہ پھیر لیا اور ان کے نزدیک نعوذ باللہ ہمارے کے بعد مسیح موعودؑ کا دعوے کرنے والا سچا نہیں ہے۔

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قادیان میں اور بھی بعض آدمی ہمارے گندے ٹیکے سے متاثر ہیں۔

سو اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ اگر کوئی اور ہستی بھی اس قسم کی حالت میں ہوگی۔ تو یقیناً وہ بھی کسی بھٹی ہی سے برآمد ہوگی۔ اور یا کسی تاریک جگہ سے جس کا ہمکو قطعاً کوئی افسوس نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ابنائے ظلمت اس روشنی میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ جہانتک ہمارا ایمان ہے۔ قادیان میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے دو اشعار تقریباً اس واقع کو بہت صاف کر دیتے ہیں۔ ؎

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے

کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے

جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

انہوں نے ہم میں رہکر ہم کو کافر جانا۔ صرف کفر تک ہی نہیں بلکہ سازشیں کیں۔ آخر خدا تعالےٰ ان کو گرفتار کرنے کے لیے آیا اب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے آثار اور بھی باقی ہیں۔ سو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ غلط بات ہے۔ ؎

جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

پس اب اس ظلمت کا دلدادہ قادیان میں کوئی نہیں لیکن جب کبھی اس قسم کے بیج اس زمین میں بوئے جائینگے۔ تو لگانے والے جان لیں۔ کہ یہ زمین ان کے لئے مفید نہیں۔ بلکہ ان کو ہلاک کر دینے والی ہے۔ اور کسقدر بھی اخفاء کے ساتھ جرم کیا جائیگا۔ اس کو اللہ تعالےٰ ظاہر کر دیگا۔ کیونکہ یہ خلیفہ اس کا خلیفہ ہے۔

پس ہم خلیفۃ المسیح اور مسیح موعود اور اسلام کی صداقت کے اس نشان کے ظاہر ہونے پر خدا کی حمد کرتے ہیں۔ اور اس گندے فعل کے ارتکاب پر جو ان لوگوں سے ظاہر ہوا میں احمدیان مصر کی طرف سے نفرت کی آواز اٹھاتا ہوں۔ کیونکہ ہم میں سے ہر ایک نے اس واقع پر اس طرح نفرت کا اظہار کیا۔ جیسے کہ مردار کی بدبو سے کوئی انسان کرتا ہے۔ والسلام

محمود احمد از قاہرہ (مصر)

دنیا کا آئندہ مذہب

سر رابندرا ناتھ ٹگور نے ہندوستان کے مستقبل کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب اسلام ہندو مذہب پر غالب آجائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ممکن ہے کہ ہندو مذہب زمانہ گذشتہ کا ایک زندہ مذہب رہ چکا ہو۔ اور ہندوستان کے باشندے جبراً اسلام میں داخل کئے گئے ہوں۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ اگر مسلمان ہندوستان کو فتح کرلیں تو اس میں ہندوستان کی بہتری ہو"

بعض ناسمجھ مسلمان ٹگور کی اس رائے سے خوش ہو رہے ہیں۔ بحالیکہ حقیقت یہ ہے کہ ٹگور اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلانے میں بہت ہوشیار ہے اس رائے کے اظہار میں اس نے جہاں ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف آگ لگانے کی مدبرانہ کوشش کی ہے۔ وہاں اسلام اور اہل اسلام پر سخت حملہ کیا ہے۔ اور یہ بتانا چاہا ہے۔ کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔

ٹگور نے ایک مرتبہ امریکہ سے واپس آکر ماڈرن ریویو میں ایک مضمون فلاسفی آف انڈین ہسٹری پر لکھا۔ جس میں اس بات کی مثال دیتے ہوئے کہ مذہب کے بڑے آدمی بجائے خود معبود بن گئے ہیں۔ کرشن۔ مسیح اور چیتن کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ذکر کر دیا۔

اب اس سے دو ہی باتیں پائی جاتی ہیں۔ یا تو ہندوستان کا سب سے بڑا تخیل نواز انسان اسلام سے محض ناواقف ہے۔ اور یا اسلام کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اور میں اس دوسری رائے کے حق میں ہوں۔

اس میں شک نہیں دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ تلوار اس کی حمایت کریگی۔ بلکہ اس لئے کہ

زندہ اور دائمی مذہب اسلام ہی ہے

وہ اپنی معقول اور تسلی بخش تعلیم کے لحاظ سے اپنی دائمی اور زندہ تاثیرات اور برکات کے ثمرات کے سبب سے دنیا کے متلاطم سمندر میں سکون اور امن پیدا کرنے کی زبردست قدسی قوت رکھنے کے باعث دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کو محض بڑے آدمیوں کی رائے کو سن کر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے۔

اور اپنی طاقتوں کو منتشر کر کے صرف تقدیر ہی کے مشاہدات نہیں کرتے جانا چاہئیں۔ اسلام پر اس وقت خطرناک حملے ہو رہے ہیں۔ اور دنیا اس بات پر تلی ہوئی ہے۔ کہ اسے دنیا سے مٹا دے۔ اس لئے ہمارا فرض اہم اور ہماری کوششوں کا دامن وسیع ہو گیا ہے۔ اسلام کا مطالبہ ہم سے بڑھ رہا ہے۔ اور اگر ہم نے اس موقعہ پر ذرا بھی سستی سے کام لیا تو نتیجہ خوفناک ہے۔

پس اپنی طاقتوں کو متحد کر کے اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے

یکدل ہو کر مقابلہ میں کھڑے ہو جاؤ

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ موسم میں پوری حدت اور تمازت پیدا ہو گئی ہے۔ گرم لو چلتی ہے۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے باوجود ناسازی طبع ایک ضخیم اور پر معارف مضمون لندن کی مذہبی کانفرنس کے لئے لکھا ہے۔

۶ر جون ۱۹۲۴ء کو آپ نے خود برابر چھ گھنٹوں تک اس مضمون کو سنایا۔ اور اس عرصہ میں آپ کی آواز میں خاص قسم کی شوکت اور جلال تھا۔

قادیان کی احمدی جماعت بڑی ہی خوش قسمت اور بخت رسا رکھتی ہے کہ وہ خلافت کی برکات سے فیض پا رہی ہے۔

زمیندار میں آپ کے سفر ولایت پر نہایت سفیہانہ نوٹ لکھا ہے۔ حضرت کو اس سے پہلے یہ الہام ہوا۔

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

زمیندار کی واقفیت اور علم کا یہ حال ہے کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ امام جماعت احمدیہ حج کر آئے ہیں۔

۳۔ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کے رخصتانہ کیلئے ۲۵ر جون ۱۹۲۴ء مقرر ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو بیحد برکات کا موجب بنا دے۔

۴۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی خوش قسمتی قابل رشک ہے۔ کہ لنڈن کی مذہبی کانفرنس والے مضمون کے ترجمہ کی خدمت ان کے سپرد ہوئی۔ وہ ۵ار جون کو روانہ ہونیوالے تھے مگر اس ترجمہ کی تکمیل کیلئے اپنے سفر کو آخر جون پر ملتوی کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

۵۔ تحفہ کابل کا نام دعوۃ الامیر رکھا گیا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کتاب مجلد شائع ہو اس لئے جلد ساز جلدیں طیار کر رہا ہے احباب اپنی درخواستیں فوراً بھیجدیں

۶۔ ۱۲ار جون ۱۹۲۴ء کے دارالامان کے جملہ دفاتر کے کارکن اور سکولوں کے اساتذہ اور طلباء نہر پر ایگریکلچرل ایگزیبیشن کیلئے تشریف لیگئے

۷۔ ہفتہ زیر اشاعت میں سکھوں کا جلسہ ہوتا رہا۔ احمدیوں کے

اخبار نور کیلئے اعانت کا ہاتھ بڑھاؤ

اخبارات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک کا بار ہا ذکر ہوچکا ہے۔ مگر ابھی تک وہ سوال اپنے مقام پر قائم ہے۔ معزز ہمعصر نور نے قریباً سولہ برس تک خدمت کرنے کے بعد عین جوانی کی حالت میں بند کردینے کا اعلان کیا۔ اور اس کی وجہ محض کمی اشاعت ہے۔ متواتر انہوں نے اعلان کیا کہ نور اسطرح زندہ نہیں رہ سکتا مگر بجز چند مخلص احباب کے کسی نے توجہ نہ کی۔ آخر جب انہوں نے آخری فیصلہ کا اعلان کیا تو حرکت شروع ہوئی۔ نظارت تبلیغ واشاعت نے **ایک سو کاپی** کی خریداری کی تجویز پاس کی اور کوئی تیس کے قریب جدید خریداروں نے بھی ہاتھ بڑھایا ابھی اسکو زندہ رکھنے کیلئے کم از کم **دو سو خریداروں** کی ضرورت ہے۔

میں الحکم کے ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کم از کم ایک سو جدید خریدار نور کو دیں۔ میں اس کے لئے راضی ہوں کہ اگر کوئی شخص الحکم کو خرید کر نور کو نہیں خرید سکتا تو وہ الحکم کو بند کردے اور اپنے نام نور جاری کرائے۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح چاہتے ہیں کہ یہ اخبارات جاری رہیں۔ تو کس قدر افسوس ہم پر ہوگا کہ ہم جاری نہ رکھ سکیں۔ پس بہت جلد احباب اعانت کا ہاتھ بڑھائیں۔

مسٹر گاندھی کی لیڈری آریہ سماج کے رحم پر

مسٹر گاندھی کا آریہ سماج اور سوامی شردھانند وغیرہ کے متعلق اپنے خیالات کا صاف صاف اظہار کرنا تھا۔ کہ ایک طوفان بے تمیزی ان کی مخالفت میں پیدا ہوگیا۔ کوئی کہتا ہے مسٹر گاندھی اپنی قبر آپ کھود رہا ہے۔ اور کوئی رائے دے رہا ہے کہ پنجاب میں اب ان کی لیڈری نہیں رہ سکتی۔ گویا مسٹر گاندھی کی لیڈری اور ہر قسم کا احترام صرف آریہ سماج کے رحم اور دست کرم پر موقوف تھا۔

آریہ سماج کے ساکن سمندر میں ایک طوفان آرہا ہے۔ اور ہر جگہ ملامت کے ووٹ پاس ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج نے مسٹر گاندھی کو دوبارہ اپنے خیالات پر غور کرنے کا مشورہ دیا۔ مگر انہوں نے اعلان کردیا ہے کہ انہوں نے خوب سوچ سمجھکر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

اب معلوم ہوگیا کہ مسٹر گاندھی کی سچی عزت اور تکریم ان کے ہم وطنوں کے دلمیں نہ تھی۔ بلکہ جب تک وہ ان کی مرضی اور خیالات کے موافق اپنی راؤں کا اظہار کرتے رہے وہ بڑے دھرماتما اور مہاتما تھے۔ اور اب ان سے بڑھکر کوئی بیوقوف نہیں۔

یہ ہے وہ لیڈری جو لوگوں کی اتباع رائے سے ملتی ہے۔ اسکو انبیاء علیہم السلام کی سیادت اور قیادت سے کیا نسبت ؟

مسٹر گاندھی نے اپنے ان خیالات کے اظہار سے ہندوستانی پبلک پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اب ان لوگوں کو جو فی الحقیقت ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں یہ سمجھ آجائیگی کہ صرف اور صرف آریہ سماج ہی ہے۔ جو اس اتحاد کی دشمن ہے۔ اور اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ شور زمین کے سانپوں سے صلح ہوسکتی ہے۔ مگر ان سے نہیں۔ یہ صداقت اب خود بخود کھل گئی ہے۔ آریہ سماج نے اپنے ارادہ کا کھلم کھلا اعلان کردیا ہے۔ وہ اسلام اور قرآن مجید کو نعوذ باللہ ایک لعنت کہتے ہیں مسلمانوں میں اگر ذرا بھی حمیت اور غیرت ہے تو وہ اپنی ایمانی قوتوں کے ذریعہ اپنے اندر حقیقت اسلام پیدا کریں۔ تب وہی حقیقت میں دنیا میں امن قائم کرنے والے ہونگے۔

یہ مخالفت تو مسٹر گاندھی کی مذہبی رنگ میں شروع ہوئی ہے سیاسی رنگ میں سوراجی جماعت گاندھی جی کی مخالفت کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ اور وہ گاندھی کی فوجوں کو اڑانے کیلئے سرنگ کا کام کرنا چاہتی ہے۔ احمدی جماعت غور سے مطالعہ کرے اور خدا کے اس فضل کیلئے استعداد پیدا کرے۔ جو عنقریب آنیوالا ہے۔ جبکہ سیاست کی گتھی سلجھانے کیلئے قوموں کی

نظر اسی جماعت پر پڑیگی

اِعلان

احباب کو معلوم ہوگا کہ دفتر تالیف وتصنیف کی طرف سے "الفضل" مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۴ء میں ایک لائبریری کھولے جانے کے متعلق اعلان کیا گیا تھا۔ اور یہ تحریک کی گئی تھی کہ جو دوست اس میں کتابیں دے سکتے ہیں وہ دیں اور یہ بھی مفصل طور پر بتا دیا گیا تھا۔ کہ ہم کو کس کس قسم کی کتابوں کی ضرورت ہے۔ اس تحریک کے مطابق بعض دوستوں نے چند کتابیں بھیجیں۔ اور بعض نے دینے کا وعدہ کیا۔ ہم ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن وہ دوست بہت تھوڑے ہیں۔ جنہوں نے کتابیں دی ہیں۔ یا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے میں دوبارہ دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں جلد سے جلد حصہ لیویں اور وہ اصحاب جنہوں نے اپنے مذاق کے مطابق کتب جمع کی ہوئی ہیں اور وہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ ان کی کتابیں ان کے نام سے اس لائبریری میں رکھی جاویں۔ تو ان کو چاہیئے کہ وہ ایسی کتب کی فہرست ہو بھیج دیویں۔ تاکہ جو کتب مطلوب ہوں وہ ان سے منگوالی جاویں۔ جو دوست کہ کتب نہیں دے سکتے۔ وہ کچھ روپیہ بطور عطیہ دے سکتے ہیں۔ جس کے ذریعہ کتابیں خریدی جاویں۔ اور لائبریری میں رکھی جاویں ؛

کسخاکسار

شیر علی عفی عنہ

دفتر تالیف وتصنیف

مسلم موہیال مترسبھا قادیان

موہیال قوم اپنی شہرت اور ناموری اور شجاعت اور مردانگی کے بدولت ہندوستان خصوصاً پنجاب میں خاص طور پر مشہور مانی گئی ہے۔ موہیال برادری۔ دت۔ موہن۔ بالی۔ چھبر۔ وشید۔ لَو۔ بھوآل پر مشتمل ہیں۔ موہیال بہادر جس طرح اپنی بہادری اور دلاوری میں نام رکھتے ہیں۔ اسی طرح سے انکی آزادی اور حق پرستی کی بھی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ حق کے قبول کرنے میں کبھی بھی نہیں دبے ہیں۔ چنانچہ سینکڑوں خاندان اسلام کی صداقت کے سامنے سرخم تسلیم کرکے سچے اور پکے مسلمان ہوچکے ہیں۔

چنانچہ قادیان خاص ضلع گورداسپور میں ۳۵ نفوس کے قریب مسلم موہیال موجود ہیں۔ برادری کے تعلقات اور قومی فوائد کی غرض سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں جہاں بھی موہیال قوم کے بھائی قبول اسلام سے مشرف ہوچکے ہیں ہمیں اپنے نام نامی اور اسم گرامی اور پتہ ومقام سے مطلع فرماکر مشکور فرماویں۔ تاکہ باہمی راہ ورابط قائم کرکے قومی تعلقات اور خونی جذبات کو تازہ کرنے کی کوشش کی جاوے۔

مہتہ محمد عمر شرما سیکرٹری مسلم موہیال مترسبھا قادیان ضلع گورداسپور
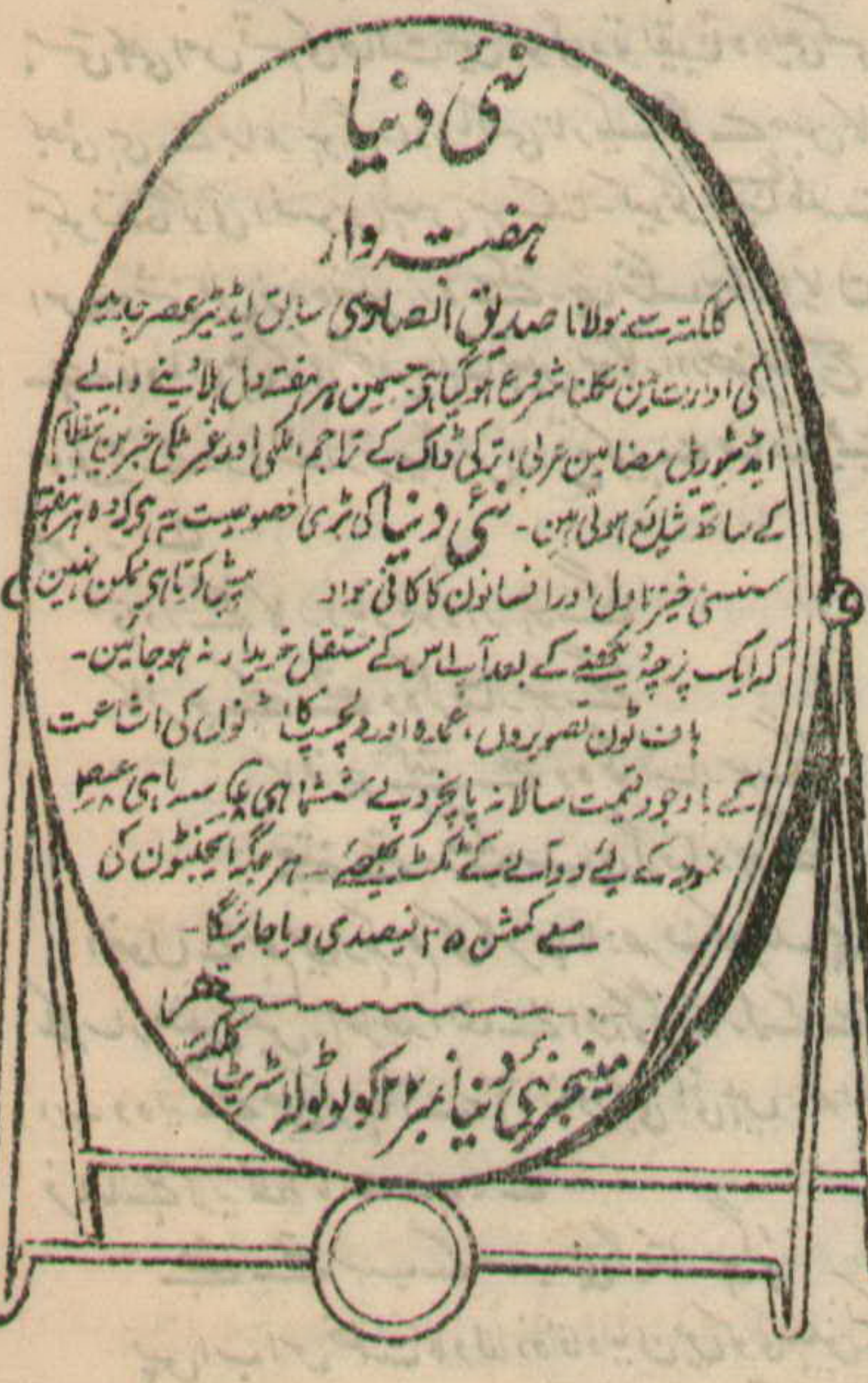
مراسلات

میدان ارتداد میں جلسہ آمین

جب سے احمدی جماعت نے میدان ارتداد میں قدم رکھا ہے۔ خدا کے فضل سے نمایاں کامیابی ہو رہی ہے۔ بہت ہیں جو ارتداد کے خطرناک گڑھے میں گرنے سے بچ گئے۔ بہت ہیں جو اس گڑھے میں سے گرے ہوئے نکالے گئے۔ بہت ہیں جو اسلام کو بخوبی سمجھ کر ہمیشہ کے لئے آریوں کے فتنے سے بچ گئے۔ پھر بہت ہیں جو قرآن پڑھ گئے۔

چنانچہ ابھی آپ "الفضل" میں موضع گھنو کے نگلا ضلع ایٹہ کے گیارہ بچوں کے ختم قرآن کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ کہ اب اور تین بچوں نے موضع مدھن ضلع فرخ آباد میں قرآن ختم کیا ہے اور اس خوشی میں ۲۴ر مئی کو جلسہ آمین کیا گیا۔ پہلے ان بچوں سے قرآن پڑھا کر سنا گیا۔ پھر خاکسار نے قرآن مجید کی خوبیوں پر تقریر کی۔ اور حاضرین جلسہ کو کھول کھول کر بتایا۔ کہ قرآن پاک یہی ایسی کتاب ہے۔ جس کو پڑھ کر اور اس پر عمل کر کے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ اور دنیا کی کوئی دھرم پستک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بعض لوگ حیران تھے کہ نہ معلوم ان قادیانیوں کے پاس کیا جادو ہے۔ جو دس دس سال کے بچوں کو چند ماہ میں قرآن پڑھا دیتے ہیں۔

جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ پھر مٹھائی تقسیم کی گئی۔

خاکسار:۔ محمد شفیع اسلم امیر المجاہدین فرخ آباد

مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ

اے برادران ملت۔ کیا تمہارا خیال ہے۔ کہ ہندو تمہارے خیر خواہ ہیں۔ اور تمہاری بہتری و بہبودی کیلئے مصائب و بلیات اور شدائد و آفات برداشت کر رہے ہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ قوم سخت کینہ ور اور احسان فراموش قوم ہے۔ جو لوگ تواریخ کا مطالعہ رکھنے والے ہیں اور اس کے نشیب و فراز سے واقف ہیں۔ ان سے مخفی نہیں کہ اکبر بادشاہ اور اورنگ زیب علیہ الرحمۃ وغیرہ نے ہندوؤں سے کیا اچھا سلوک کیا۔ اور کس قدر انہیں انعامات اور جاگیریں عطا کیں۔ مگر جانتے ہو کہ انہوں نے ان منعموں اور محسنوں کا کن الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ بے نقط گالیاں سنائیں۔ مظالم کی داستانیں بنا بنا کر لوگوں سے گالیاں دلوائیں۔

پھر کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں بھائیوں کے سے حقوق دینگے ہرگز نہیں۔ اگر آج یہ نرم نرم باتیں کر کے تمہارے قلوب کو تسخیر کر رہے ہیں اور اپنی طرف مائل کر رہے ہیں۔ تو تمہیں ان کی چاپلوسیوں پر فریفتہ نہیں ہو جانا چاہیئے۔ ایک ناصح نے خوب کہا ہے۔ ؎

برتملقہائے دشمن تکیہ کردن ابلہیست
پائے بوسی سیل کردن افگند دیوار را

جب سے ہندو مسلم اتحاد کا چرچا چلا ہے۔ بتاؤ تو سہی کہ تم نے گزشتہ سالوں سے ترقی کی یا تنزل۔ ظاہر ہے۔ کہ تمہاری رفتار ترقی میں سخت اضمحلال واقع ہوا۔ جیسا کہ رپورٹ مردم شماری سے ظاہر ہے۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۱ء تک مسلمانوں کی تعداد میں پچاس لاکھ کا اضافہ ہوا۔ اور ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۱ء کے دس سالوں میں قریباً بیس لاکھ۔

ہاں اس سے ہندوؤں کو ضرور مدد ملی۔ انہوں نے ہر طرح مسلمانوں کی ترقی میں روک حائل کی۔ علمی لحاظ سے یوں کہ مسلمانوں سے ملکران کے کالج بند کروائے۔ مثلاً علیگڑھ کالج کی ترقی کو کیسے خاک میں ملایا۔ اکثر مسلمان طالب علم جو بی۔ اے وغیرہ میں تعلیم پاتے تھے۔ آج کالجوں کو چھوڑنے کی وجہ سے بے روزگار حیران پھر رہے ہیں۔ اسی طرح اسلامیہ کالج لاہور کی تباہی میں کونسی کوتاہی کی۔ مگر کوئی ہندو کالج بھی توڑا گیا؟

جب بنارس کا کالج توڑنے کا موقعہ آیا۔ تو مسٹر گاندھی اور دوسرے لیڈروں نے کس صفائی سے اسکو بچا لیا۔

علاوہ ازیں ہندو مسلم اتحاد کا ایک اور بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمان اور ہندوؤں کے مابین بہت سے مقامات پر لڑائیاں ہوئیں۔ جن کے باعث درحقیقت ہنود تھے۔ مگر بانئ فساد مسلمانوں کو قرار دیا گیا۔ اور اکثر ایسے فسادات مسلمانوں کے تہواروں کے موقعہ پر رونما ہوئے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمان بانئ فساد نہیں تھے۔ کیونکہ انہیں کیا ضرور تھا۔ کہ اپنی خوشی کے دنوں میں لڑائیاں گھسیڑ کر اپنی خوشی کو مکدر کرتے۔ پھر ہندو اخباروں نے جو مسلمانوں کے خلاف خلاف واقعہ مظالم کی داستانیں لکھکر پروپیگنڈا پھیلایا۔ وہ بھی ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔

پھر یہ اپنی بہتری کی مخفی تدابیر کر رہے ہیں۔ ابھی حال میں لالہ لاجپت رائے انگلینڈ روانہ ہوتے ہوئے مسٹر گاندھی سے لمبی دیر تک پرائیویٹ گفتگو کر گئے ہیں۔ نہیں معلوم کہ کیا کیا باتیں کیں۔ مگر اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسی باتیں تھیں کہ جن کے لئے مسٹر گاندھی کو بھی انگلینڈ جانا پڑے۔ کیونکہ ان کے انگلینڈ جانے کے لئے ابھی سے بحث و تمحیص ہونے لگ گئی ہے۔

پرتاپ ۲۳ر مئی کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ "جہاز میں قدم رکھتے ہی لالہ لاجپت رائے جی کی صحت میں نمایاں فرق آگیا۔ اس لئے انہوں نے مہاتما گاندھی کو لکھا۔ کہ کاش کہ آپ چند ماہ کے لئے اپنی مصروفیتوں سے فارغ ہو کر انگلستان آسکیں۔ مہاتما جی لالہ جی کے اس مشورہ پر عمل کرتے ہوئے نظر تو نہیں آتے۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھ لیں۔ کہ گورنمنٹ نے اسوقت تک انہیں بر ودہ جیل سے رہا نہیں کیا تو وہ جا بھی سکتے ہیں"

اے مسلمانو یاد رکھو۔ کہ لالہ لاجپت رائے وغیرہ کا انگلینڈ جانا اور ہندو لیڈروں کا مخفی کمیٹیاں کرنا ہندوؤں کی بہتری اور تمہاری مضرت کے لئے ہے۔ کیونکہ جو باتیں یہ علیحدگی میں کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ جو عالم الغیب ہے اس سے مومنوں کو آگاہ کرتا ہے۔

فرماتا ہے۔ یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا بطانۃ الآیۃ (آل عمران) ترجمہ:۔ مسلمانو اپنے لوگ چھوڑ کر مخالفین میں سے کسی کو اپنا رازداں نہ بناؤ۔ کہ وہ تمہاری خرابی میں کچھ اٹھا نہیں رکھتے۔ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہونچے۔ دشمنی تو ان کی باتوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور غیظ و غضب جو ان کے دلوں میں بھرے ہیں۔ وہ اس سے بھی بڑھکر ہیں۔ ہم نے تو تم کو پتے کی باتیں بتا دی ہیں۔ اگر تم کو عقل (معاملہ فہم) ہے۔ تو تمہارے کام آئیگا۔

سنو! تم کچھ ایسے سیدھے سبھاؤ کے لوگ ہو کہ تم تو ان سے دوستی رکھتے ہو۔ اور وہ تم سے مطلق دوستی نہیں رکھتے۔ اور تم خدا کی ساری کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور وہ تمہارے قرآن کے منکر ہیں۔ اور جب تم سے ملتے ہیں۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں۔ اور جب اکیلے ہوتے ہیں۔ تو مارے غصہ کے تم پر انگلیاں کاٹتے ہیں۔

مسلمانو! اگر تم کو کوئی فائدہ پہونچے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئی گزند پہونچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں۔

اخبارات کا مطالعہ کرو۔ تو ہندوؤں کو مذکورہ بالا الفاظ کا بالکل مصداق پاؤ گے۔ پس یقینا سمجھ لو کہ لالہ لاجپت رائے وغیرہ جو متبعین پنڈت دیانند سے ہیں۔ تمہارے مسلمان رہنے کی حالت میں کبھی تمہارے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں حیوانوں (گائے بکری) کے ذبح کرنیوالوں کو تمام انسانوں کا قاتل شمار کرتے ہیں۔ پس متنبہ اور فرزانہ ہو کر غور کرو۔ کہ انہوں نے کوئی تمہارے فائدے کی بات کی۔ شدھی کے روکنے کیلئے جسمیں بظاہر ہندوؤں کو فائدہ دکھائی دیتا تھا مسٹر گاندھی یا لالہ صاحب وغیرہ کی طرف سے کون سے اعلانات شائع ہوئے۔ مگر جس وقت دیکھینگے کہ اب شدھی سے بجائے نفع کے الٹا نقصان ہونے لگا ہے۔ تو اسوقت مسٹر گاندھی بھی چونک پڑینگے۔ اور کہینگے کہ واقعی یہ شردھانند کی غلطی تھی۔ اور یہ بھی ہمیں خوب معلوم ہے کہ شدھی کا اجرا صرف لالہ شردھانند کی رائے سے نہیں ہوا۔ بلکہ قریبا تمام ہندو لیڈروں کے مشورہ سے ہے۔ پس مسلمانوں کو ان ہندوؤں کے (جو خدا و رسول کے دشمن ہیں) پیچھے چلکر کام کرنے سے سوائے ذلت اور خواری کے اور کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

غرض یہ ہے کہ پابند اغیار ہو کر — مسلمان رہ جائیں یوں خوار ہو کر
اٹھے ہیں جفا پیشگان قدیمی — ہمارے مٹانے کو تیار ہو کر
تقاضائے غیرت یہی ہے عزیزو — کہ ہم بھی رہیں ان سے بیزار ہو کر
کہیں صلح و نرمی سے رہ جائے دیکھو — نہ یہ عقدۂ جنگ دشوار ہو کر
وہ ہم کو سمجھے ہیں۔ احمق۔ عزیزو — وفا کے ہیں طالب دل آزار ہو کر

خاکسار:۔ جلال الدین شمس (مولوی فاضل) از آگرہ

یاد حبیب کو تازہ رکھنے کیلئے اِس کے کلام و حالات کو پڑھو

یاد حبیب کو تازہ رکھنے کیلئے اور کونوا مع الصادقین کے ارشاد پر عمل کرکے اس کے روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے ایک مجرب نسخہ یہ بھی ہے۔ کہ

حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی پڑھو!

ان حالات زندگی سے معلوم ہوگا کہ آپ کس خاندان میں پیدا ہوئے۔ اور آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت کن حالات میں ہوئی اور آپ کے مشاغل زندگی کیا تھے۔؟ خدا تعالےٰ سے اور اس کی مخلوق سے ان ایام میں آپ کے تعلقات کس قسم کے تھے۔ آپؑ کی سوانح عمری کے دو حصے اس قسم کے مضامین پر مشتمل شائع ہو چکے ہیں۔ اور حیات النبی کے نام سے موسوم ہیں۔ قیمت دو جلد دو روپیہ آٹھ آنے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شمایل و اخلاق

سوانح زندگی کے ساتھ جو چیز خدا تعالےٰ کے ماموروں کے ذریعہ حیرت انگیز تبدیلی انسانی قلوب میں کرتی ہے۔ وہ ان کے اخلاقی معجزات ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ دنیا کے لئے نمونہ ہو کر آتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ اور آپ کے کریکٹر کی اعلیٰ شان کا علم حاصل کریں تو

سیرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ یہ شمایل و اخلاق کی جلد کا پہلا حصہ ہے۔ جس میں حضرت کے شمایل و عادات و معمولات آپ کے فلسفہ اخلاق کا امتیاز اور آپؑ کے اخلاق فاضلہ کا بیان واقعات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دوستوں کو ارمغان دینے کے قابل ہے۔ اور سعادتمند اور شریف الطبع تعلیم یافتہ جماعت کے افراد میں تبلیغ کا خدا چاہے تو بہترین ذریعہ ہو سکتی ہے۔ قیمت ۱۲؍

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مکتوبات اپنی زندگی میں مختلف مذاہب کے لیڈروں اور مبلغین کو لکھے اور اپنے مخالفین اور دوستوں کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں۔ وہ اس وقت تک چھ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور چار جلدیں اس سلسلہ کی اور باقی ہیں۔

یہ خطوط جو دوستوں کو لکھے ہیں۔ اپنے اندر ایک زندگی کی روح اور قوت رکھتے ہیں۔ اور نہایت بیش قیمت مضامین پر مشتمل ہیں۔ تصوف کی حقیقت اور قرب الٰہی کے حصول کے سادہ اور آسان طریق غرض عجیب عجیب مضامین پر بحث ہے۔

خدا تعالےٰ پر زندہ ایمان دعاؤں کی قبولیت کے راز اور دعاؤں کے اثر اور قوت کے اعجاز کا ایک لطیف بیان ان میں ملیگا۔ اور جو خطوط مخالفین اسلام اور سلسلہ کو لکھے ہیں انہیں صداقت اسلام کے زبردست دلائل قرآن مجید اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اعجازی قوت اور جلالی شان کا اظہار پُر شوکت الفاظ میں کیا گیا ہے۔

غرض یہ مجموعہ قابل دید ہے۔ ہر جلد کی قیمت جو کچھ بھی نہیں ۸؍ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی تحریریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریریں جو آپ نے اپنی بعثت سے پہلے لکھی تھیں۔ جمع کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ پہلے شائع ہوا تھا۔ اور باقی حصص ان شاء اللہ یکے بعد دیگرے شائع ہونگے۔ ان تحریروں میں بعض نہایت عجیب و غریب اور قیمتی جواہرات ہیں۔ جن کو دنیا اب کسی قیمت پر بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ مگر ایڈیٹر الحکم اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہے۔

کہ اس کے گھر میں یہ دولت موجود ہے

مگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ یہ دنیا کا حق ہے۔ اسکو دیدیا جاوے اس لئے جلد سے جلد شائع کرنے کی انشاء اللہ کوشش کی جاویگی۔ مگر اس کی اشاعت جماعت کے حوصلہ پر موقوف ہے۔ جب تک کم از کم ایک ہزار درخواست نہ ہو میں نہیں شائع کروں گا۔ انہیں جواہرات میں سے ایک

قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ ہے

اور ایک پادری مولسین اور سراج الدین عیسائی کی خط و کتابت پر محاکمہ ہے۔ انہیں سے ہر ایک کی قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ ہوگی

احباب درخواستیں بھیجیں

یہ تمام کتابیں منیجر اخبار الحکم کے نام درخواست بھیجنے پر ملیں گی!

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے!

۱۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان: خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے۔ اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ بد نتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ عہ؍

۲۔ روغن اکسیر اعصاب:۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلاک ناپڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی، ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کرنے کیلئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ؍

۳۔ کشتہ طلاء:۔ جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے طیار کیا ہے۔ پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اس کی خوبی اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھ دیا جاتا ہے۔ جو کہ یہ ہے۔

سونا دل و دماغ حرارت عزیزی کو تقویت دینے والا۔ فہم اور فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا امراض سوداوی خفقان توحش ہم غم حزن جنون دوار صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے۔ اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت فی خوراک ۲؍ اور سینکڑہ خوراک ۱۵۰؍

۴۔ حب مقوی اعصاب:۔ یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ضعف باہ، ضعف دماغ اور ضعف معدہ کیلئے اکسیر ہیں۔ باقاعدہ مسہلوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا صحتیاب ہو گئے ہیں۔ قیمت فی سینکڑہ صہ؍ ایک روپیہ میں ۱۶ گولی۔

۵۔ اکسیر سوزاک:۔ سالہا سال کی تلاش اور تجربہ کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عہ؍

۶۔ سرمہ مرواریدی:۔ یہ سرمہ بصارت کیلئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھوں کیلئے از سر نو نور بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے ککروں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ کیوں نہ ہو نہایت قیمتی اجزاء مرداریداور ماميران وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ؍

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول رضؓ بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی۔ ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہونگی۔

(مرزا محمود احمد)

ملنے کا پتہ: حکیم محمد اکبر احمدی گوجرانوالہ